بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کاتبہ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً...!"

افغانستان کے موجودہ حالات ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہیں!

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر امورِ مذہبی افغانستان، صوبہ کنہڑ کے گورنر اور جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے امیر مولانا سمیع اللہ خاں جامعہ علوم اثریہ جہلم تشریف لائے ——— انھوں نے جامعہ کی حفظِ قرآن کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"افغانستان کا جہاد جب شروع ہوا تو یہ خالص اسلامی جہاد تھا۔ سب سے پہلے ہم نے صوبہ کنہڑ کو روسی تسلط سے آزاد کرایا اور وہاں شریعت کی عملداری بھی قائم کی، مگر بدقسمتی سے افغانستان مکمل آزاد ہونے کے بعد اپنوں اور غیروں کی ریشہ دوانیوں سے جہاد کے ثمرات سے مستفید نہ ہو سکا"

موصوف نے ان چند لفظوں میں ایک انتہائی تلخ حقیقت کی نشاندہی کی ہے ——— افغانستان میں روسی تسلط کے بعد افغان مجاہدین کا جہاد کے لیے سرگرمِ عمل ہونا، اور پھر اس راہ میں ان کی جرأتوں، عزیمتوں اور سرفروشیوں پر مبنی واقعات تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش حصہ بن چکے ہیں ——— اس طویل جدوجہدِ آزادی کے نتیجے میں افغانوں کو نہ صرف آزادی کی نعمت دوبارہ میسر آئی، بلکہ انھوں نے روس ایسی عظیم قوت کو بھی تہ و بالا کر کے رکھ دیا ——— لیکن برا ہو ہوسِ اقتدار کا، وہی افغان مجاہدین جو روسی کمیونسٹوں کو ہر آن موت کا جام پلاتے، اور عملاً ان پر یہ واضح کرتے رہے کہ اہلِ حق کا مقابلہ مادی وسائل و ذرائع کی بالادستی کے باوجود دنیا کی کوئی طاقت نہ آج تک کر سکی ہے، نہ آئندہ کر سکے گی، اب باہم دست بگریباں ہو کر ایک دوسرے

کو آگ اور خون کا پیغام دے رہے ہے، اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے گلے کاٹ کر اغیار کے سامنے اپنی رسوائیوں کے سامان مہیا کر رہے ہیں ـــــ سوچا جائے تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ منزل پر پہنچ کر منزل ہی ان سے روٹھ جائے ـــــ کیا بے شمار جانی اور مالی قربانیوں کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا کہ وہ بجائے سکون سے آشنا ہونے کے پھر سے موت کا خون آشام رقص دیکھیں؟ ـــــ اس سے قبل کم از کم انھیں یہ اطمینان تو حاصل تھا کہ وہ فی سبیل اللہ جہاد میں مصروف ہیں اور لٹنے، پٹنے اور کٹنے کے باوجود ان کا ہر اٹھنے والا قدم رب کی جنت اور اس کی رضا کے حصول کے لیے اٹھ رہا ہے ـــــ لیکن اب اس خانہ جنگی کو کیا نام دیا جائے جو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے دین و ایمان کی قاتل اور ان کے ضمیر پر ایک ناقابلِ برداشت بوجھ بھی ہے ـــــ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ افغان جہاد میں افغانوں کے علاوہ اسلامی دنیا کے دیگر بہت سے افراد بھی شریک رہے اور ان کے ساتھ دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر ممکن تعاون کرتے رہے ـــــ تب موجودہ صورتِ حال ان مجاہدوں کے بھی خون اور جان و مال سے غداری نہیں تو اور کیا ہے؟ ـــــ افسوس، ان لوگوں کے حالیہ طرزِ عمل سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ افغان جہاد اسلامی جہاد نہ تھا، بلکہ بیرونی حملہ آوروں کے خلاف یہ محض ایک دفاعی کارروائی اور وطن کی آزادی کی ایک ایسی تحریک تھی، جس کا دین و ایمان سے کوئی رشتہ نہ تھا ـــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

دینِ اسلام اللہ رب العالمین کی جتنی بڑی نعمت ہے، اسی قدر یہ لطیف اور حساس بھی ہے جو کسی بھی دوئی کو قطعاً برداشت نہیں کرتا ـــــ اس دین کی بنیاد کتاب و سنّت ہیں اور کتاب و سنّت کے تمام احکامات کی حرف بحرف پابندی ہی اس دین کا تقاضا ہے ـــــ چنانچہ ان احکامات سے ادنیٰ سا انحراف، یا ان میں سے کسی ایک حکم کو بھی نظر انداز کر دینا اس دین کے ماننے والوں کے لیے خطرناک نتائج کا حامل اور ضلالِ بعید کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے ـــــ لیکن آج مسلمان کی حالت اکثر و بیشتر یہ ہے کہ وہ اس دین سے چمٹے رہنا بھی چاہتا ہے اور کتاب و سنت کے احکام بھی اس کی نظروں میں ناقابلِ التفات ہیں ـــــ اس کا رویہ کچھ یہ ہو چلا ہے کہ وہ جو کچھ بھی کرے، اس پر "اسلامی" کا لیبل لگا کر اسے عین اسلام باور کرا لینا چاہتا ہے اور پھر اس پر مفتخر بھی ہوتا ہے ـــــ بہ طورِ مثال، آج جمہوری نظام کی تمام تر حماقتوں کو اپنا کر اسے

"اسلامی جمہوریت" کا نام دے دیا گیا ہے ، حالانکہ جمہوریت اسلام سے الگ ایک مستقل سیاسی نظام ہے ، اور جسے اسلامی نظام سیاست سے دُور کا بھی واسطہ نہیں !

ہم نے جمہوریت کی مثال اس لیے دی ہے کہ اس کی تباہ کاریوں کے اثرات لامحدود ہیں اور اسلامی فکر و نظر پر اس نے بالخصوص ضرب کاری لگائی ہے —— افغانستان میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے ، اس میں اغیار کی سازشوں کے عمل دخل سے انکار نہیں کیا جا سکتا ، تاہم بنیادی طور پر یہ افغان مسلمانوں کے مختلف دھڑوں کے مابین حصولِ اقتدار کی جنگ ہے ، اور جو جمہوری نظام کا اولین زینہ ہے —— یہ لوگ اگر اسلام کو ایک اکائی اور مستقل ضابطۂ حیات سمجھتے ہوئے اسے جمہوری سوچ سے آلودہ نہ کرتے تو اغیار کو بھی ریشہ دوانیوں کا موقع نہ ملتا —— ان کا جہاد اگر اسلامی جہاد تھا تو انہیں چاہیے تھا کہ وہ ملک میں نفاذِ شریعت کو اپنی اصل منزل قرار دیتے ، اور جس کے لیے یہ ضروری تھا کہ ان کی الگ الگ پارٹیاں ، مختلف دھڑے ، اور ہر دھڑے کے الگ الگ منشور نہ ہوتے —— کیوں کہ سب مسلمانوں کا منشور ایک ، یعنی قرآنِ مجید ہے ، اور اسلام کی نگاہ میں پارٹیاں صرف دو ہیں : ایک حزب اللہ ، اور دوسری حزب الشیطان ! —— حزب الشیطان کو وہ شکست دے چکے ، اگر وہ حزب اللہ ہونے پر قناعت کر لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نظر انداز نہ کرتے ، جو حرصِ جاہ و مال کی مذمّت میں وارد ہوا ہے ، تو موجودہ صورتِ حال پیدا نہ ہوتی —— ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ :

"ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها عن حرص المرء علی المال والشرف لدینه" (ترمذی)

"بکریوں کے ریوڑ میں دو بھوکے بھیڑیئے اس قدر تباہی نہیں مچاتے ، جس قدر کہ انسان کی حرصِ جاہ و مال اس کے دین کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے ۔"

افغانستان کے موجودہ حالات چیخ چیخ کر یہ اعلان کر رہے ہیں کہ دینِ اسلام کسی دوئی کا قائل نہیں ، اور اس کے کسی ایک حکم کو بھی نظر انداز کرنے کا نتیجہ کس حد تک خطرناک ثابت ہو سکتا ہے —— بات اگرچہ بڑی باریک ہے ، لیکن اس باریکی ہی کو درخورِ اعتناء نہ جاننے کی بناء پر افغانوں نے جیتی بازی گویا ہار دی ہے اور لاکھوں جانوں کی قیمت پر آزادی حاصل کرنے

کے باوجود وہ غلامی سے بدتر صورتِ حال سے دوچار ہیں کہ پہلے جو ذہنی اطمینان انھیں حاصل تھا، اب اس سے بھی وہ ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، جب کہ آگ اور خون کا کھیل بدستور جاری ہے ـــــ یہی نہیں، انھوں نے روس ایسی سپر پاور کو شکست دے کر تاریخ میں جو منفرد اور عظیم اعزاز حاصل کیا تھا، اب اپنے ہی ہاتھوں وہ اس امیج کو برباد کر رہے ہیں ـــــ انھوں نے اسلام کے تصورِ جہاد کی ایک عملی اور روشن تصویر اس گئے دور میں دنیا والوں کے سامنے پیش کی تھی، لیکن اب وہ خود ہی اس کے نقوش کو مٹا رہے ہیں ـــــ حصولِ اقتدار کے لیے ان کی باہمی جنگ واضح طور پر خودکشی ہے، جو ان کی دنیا تو برباد کر ہی رہی ہے، ان کی آخرت کے لیے بھی کچھ نیک فال نہیں ـــــ اور ہم یہ عرض کر چکے کہ یہ سب کچھ نتیجہ ہے اس نکتہ کو نظر انداز کرنے کا کہ دینِ اسلام کامل و اکمل ہے، اور اسے مکمل طور پر اپنا لینے ہی میں اس کے ماننے والوں کی دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ " (البقرۃ : ۲۰۸)

"ایمان والو، اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے !"

افغانستان کے موجودہ حالات ہمارے لیے بھی عبرت آموز ہیں اور لمحۂ فکریہ! ـــــ ـــــ پاکستان میں بھی ملّتِ اسلامیہ کا قافلہ مسلسل ۴۵ سال سے تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے، جس کی بڑی وجہ کافرانہ نظامِ جمہوریت کی نازبرداریاں ہیں ـــــ ہم واضح لفظوں میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب تک جمہوریت اس کے باسیوں کی منظورِ نظر رہے گی، اقتدار کے لیے باہمی کشمکش جاری رہے گی، اسمبلیوں میں کرسیاں چلتی رہیں گی، واک آؤٹ ہوتے رہیں گے، آئے دن حکومتیں بدلتی رہیں گی اور ملک مسلسل عدمِ استحکام کا شکار رہے گا ـــــ یہ عدمِ استحکام ہمیں کہاں لے جائے گا ؟ اللہ نہ کرے، یہاں بھی افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں ـــــ تاہم اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اس نظام پر ہی لعنت بھیج دیں جو ہمیں دھڑے بندیوں میں تقسیم کرتا ہے ـــــ اور اس نظام کو اپنا لیں جو ہمیں ایک اللہ، ایک رسولؐ، ایک قرآن کو مان کر اتحاد و اتفاق و یک جہتی کا درس دیتا ہے ـــــ جو نہ صرف ہمارے رب کی طرف سے ہم

پر فریبنہ ہے، بلکہ ہماری دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ضامن بھی ہے ـــــ ورنہ مسلمان کہلوانے کے باوجود، اسلام ہی سے مسلسل اعراض کا نتیجہ یہ بھی نکل سکتا ہے، کہ خدانخواستہ دنیا اور آخرت کی رسوائیاں ہمارا مقدر بن جائیں ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ" (البقرۃ: ۸۵)

"تم کتاب (الٰہی) کے بعض احکام تو مانتے ہو، اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو؟ ـــــ تو جو تم میں سے ایسا ہی کرتے رہیں، ان کی سزا اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوا ہوں اور روزِ قیامت شدید ترین عذاب میں ڈال دیے جائیں ـــــ جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ رب العزت اس سے بے خبر نہیں!"

ہم جہاں افغان مسلمانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اقتدار کی کشمکش کے شیطانی چکر سے نکل کر اسلامی شریعت کی عمل داری کو اپنا مطمح نظر قرار دیں، تاکہ جہاد کے ثمرات سے مستفید، اور امن و سکون سے آشنا ہوں ـــــ وہاں اہلِ پاکستان کو بھی خبردار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ افغانستان کے حالات سے سبق حاصل کریں، اور جس قدر جلد ممکن ہو، مغربی جمہوریت سے جان چھڑا کر ملک میں نفاذِ شریعت کے ذریعہ دنیا و عقبیٰ کی عافیت تلاش کریں!

ـــــ وما علینا الا البلاغ!